نے ان کو ایسے دماغ سے نوازا تھا جس میں ٹھہراؤ نام کو نہ تھا۔ بلکہ ایک قوت تھی جو ان کو ہمیشہ آگے قدم بڑھانے پر مجبور کرتی تھی۔ وہ بڑی سرعت سے بلندیوں پر کمند ڈال رہے تھے۔ اور اگر چند سال تک انہیں اور اپنا کام جاری رکھنے کی مہلت مل جاتی تو یہ قوی امید تھی کہ ان کی بالغ نظری کچھ اور منازلِ ارتقا طے کرتی اور اسلامی ثقافت کے وہ میدان بھی ان کی تحقیق کی جولانگاہ بنتے جو جدید اور عمیق اسلامی ذہن کی توجہ کے محتاج ہیں۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی رحلت سے اسلامی ثقافت کا میدان سر دست کچھ سُونا سا ہو گیا ہے۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی کے لیے مجھے امید ہے۔ اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ ان کے رفقائے کار اور اس میدان کے دیگر فضلا اپنی اولیں فرصت میں جدوجہد کریں گے۔ جہاں سے یہ کام رُکا ہے وہیں سے اس کی ابتدا ہونی چاہیئے۔ اس صورت میں یہ فضلا ہمارے مہتم بالشان دین کی خدمت میں مختلف جہتوں سے اپنی مساعی جلیلہ کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔

غلام دستگیر نامی

تاریخ وفاتِ خلیفہ عبدالحکیم

از جہاں شد ناگہاں عبدالحکیم
شد بلند از رحلتش آہ و بکا!
بہرِ تاریخش چو نامی فکر کرد
گفت ہاتف نامیا گو، برملا
رحلتِ عبدالحکیم سعد بخت
۱۹۵۹
ارتحالِ خواجۂ اہلِ وفا
۱۳۷۸